قرآنی علوم وافکار کی اشاعت میں اردو رسائل و مجلّات کا حصہ

جمشید احمد ندوی

قرآن ساری دنیا کے لیے کتاب ہدایت ہے اور انسان اسی مصدر صافی سے رہتی دنیا تک اپنے مسائل کا حل تلاش کرتا رہے گا۔ قرآن کے نزول کے بعد انسان ہر زمانہ میں اپنے ہر طرح کے مسائل کو حل کرنے کے لیے اسی کتاب عظیم کی طرف رجوع کرتا رہا ہے اور تقریر، تحریر و دیگر ذرائع سے قرآنی علوم وافکار کو عام کرتا رہا ہے تا کہ ان کی روشنی میں لوگ اپنی زندگی کے طریقۂ کار کا انتخاب کرسکیں اور اسی شاہراہ پر گامزن رہیں جو انھیں دنیوی واخروی کامیابیوں سے ہمکنار کردے۔

عصر حاضر میں قرآنی علوم وافکار کی اشاعت کی اہمیت وضرورت اس وجہ سے بہت زیادہ بڑھ گئی ہے کہ موجودہ دنیا گوناگوں مسائل میں گھری ہوئی ہے اور وہ اپنے مسائل کا حل چاہتی ہے، اور اس کی جستجو میں ہر وقت سرگرداں رہتی ہے لیکن ہر نظریہ اور نظام زندگی کو کچھ عرصہ تک برتنے کے بعد اسے وہ چھوڑ دیتی ہے اور یہ یقین کرلیتی ہے کہ اس کی پیاس صرف اسلامی نظام زندگی کو اپنانے سے ہی بجھ سکتی ہے لہذا اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ قرآن کے پیغام اور اسلامی نظام حیات کو عام کیا جائے اور اس کے علوم و معارف سے استفادہ کی راہیں ہموار کی جائیں۔ ان موضوعات پر کتب و مقالات کی صورت میں تحریروں کی اشاعت اس سمت میں علماء و اسکالرس کی ایک مفید و قابل قدر کوشش رہی ہے۔

ہندو پاک کے علماء کرام نے متعدد زبانوں میں قرآن کریم کی مکمل تفسیر و ترجمہ کی خدمات انجام دیں تو بہت سے دیگر اکابرین اسلام نے اس کے مختلف گوشوں پر مستقل کتابیں تصنیف کیں۔ ان کتابوں کے ذریعہ قرآنی علوم و افکار کی اشاعت ان کی قرآنی خدمت کا اہم حصہ رہا ہے۔ تفاسیر و تراجم و علوم قرآن اور دیگر موضوعات قرآنی پر لکھی جانے والی کتب کی طرف وہ تمام حضرات اپنی متعدد ضرورتوں کے تحت رجوع کرتے ہیں اور اپنے مسائل ان کی روشنی میں حل کرتے ہیں جو براہ راست قرآن سے استفادہ کی صلاحیت نہیں رکھتے ہیں۔ان مستقل بالذات کتب کے علاوہ مختلف زبانوں کے رسائل و مجلّات میں قرآنی علوم و افکار پر مضامین و مقالات شایع ہوتے رہے ہیں یہ بھی قرآنیات پر گراں قدر تحریری سرمایہ کا حصہ ہیں۔ رسائل و مجلات کے مشتملات بھی معاشرہ میں لوگوں کی علمی و مذہبی تربیت کے لیے ضروری و ناگزیر ہوتے ہیں کہ انسان مختصر سے وقت میں مختلف موضوعات کے مختلف پہلوؤں کا مطالعہ کرلیتا ہے اور اپنے ذخیرۂ معلومات میں اضافہ کرتا ہے۔پیش نظر مقالہ میں اردو کے مجلات و رسائل کے حوالہ سے ان تحریروں کا تعارفی جائزہ مقصود ہے۔

قرآنی علوم وافکار کی اشاعت میں مجلّات ورسائل کا جو کردار رہا ہے اس کا کسی قدر اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ''قرآن'' بعض مجلّات ورسائل کے اسماء کا جزو لاینفک ہے جیسے علوم القرآن، علی گڑھ (ششماہی)، ترجمان القرآن، لاہور (ماہانہ)، تعلیم القرآن، راولپنڈی (ماہانہ)، نظام القرآن، سرائے میر، اعظم گڑھ (سہ ماہی)، حکمت قرآن، لاہور (سہ ماہی)، صوت القرآن، احمد آباد (ماہانہ) اور دعوت القرآن، لکھنؤ (سہ ماہی)۔

اسی طرح مذکورہ بالا فہرست میں فیصل آباد سے نکلنے والے رسالہ ''التجوید'' (فیصل آباد، پاکستان) کو بھی شامل کیا جاسکتا ہے کہ اس میں ''قرآن'' کا لاحقہ تو نہیں لگا ہوا ہے لیکن یہ رسالہ علوم القرآن کی ایک اہم شاخ تجوید پر مضامین شائع کرتا ہے۔ اسی طرح اس فہرست میں ''المیزان'' (اسلام آباد) نامی رسالہ کو بھی شامل کیا جاسکتا ہے اسے ''اخبار تحقیق'' (اسلام آباد) کی ایک رپورٹ (مشمولہ شمارہ نمبر ۳، اپریل- جون ۲۰۰۲ء) میں ان

رسائل کے ضمن میں ذکر کیا گیا ہے جو قرآنیات کے ساتھ مخصوص ہیں۔

مذکورہ بالا رسائل اور دیگر رسائل ومجلّات میں قرآن سے متعلق بہ کثرت مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں۔ان کی کثرت اور تنوع کا اندازہ جناب ڈاکٹر ابوسفیان اصلاحی کی مرتبہ کتاب ''اردو رسائل کے قرآنی مضامین کا اشاریہ'' (شائع شدہ از ادارہ علوم القرآن، علی گڑھ) سے لگایا جاسکتا ہے جو ۳۲۳صفحات پر مشتمل ہے اور اس میں تقریباً ان ۳۷۰۰ مقالات ومضامین کا اندراج کیا گیا ہے جو قرآن کے کسی نہ کسی پہلو کو اجاگر کرتے ہیں۔اس اشاریہ میں ہندوپاک کے ۱۳۳ اہم اردو رسائل ومجلّات کا احاطہ کیا گیا ہے اور ان میں شائع ہونے والے قرآنی مقالات ومضامین کو ۲۱ موضوعات میں تقسیم کیا گیا ہے۔یہ اشاریہ ۲۰۰۵ء تک شائع ہونے والے مقالات ومضامین پر مشتمل ہے۔

قرآنی مضامین کو شائع کرنے والے مجلّات ورسائل کو چار حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔اولین قسم ان رسائل کی ہے جن میں صرف قرآنی مقالات ومضامین ہی شائع ہوتے ہیں جیسے علوم القرآن۔میری معلومات کی حد تک ادارۂ علوم القرآن،علی گڑھ کا ترجمان ششماہی ''علوم القرآن'' ہندوپاک سے شائع ہونے والا وہ واحد مجلّہ ہے جس کے تمام مشتملات قرآن سے متعلق ہوتے ہیں۔

دوسرے زمرہ میں وہ رسائل آتے ہیں جن میں اکثر بیشتر قرآنی مضامین ومقالات شائع ہوتے رہتے ہیں۔اس زمرہ میں متعدد رسائل آتے ہیں۔نمونے کے طور پر الاصلاح، برہان، تحقیقات اسلامی، ترجمان القرآن، التجوید، حکمت قرآن، معارف، نظام القرآن وغیرہ جیسے رسائل ومجلّات کا نام لیا جاسکتا ہے۔ہماری بحث کا موضوع خاص طور سے اولین دونوں قسم کے رسائل ومجلّات ہیں۔

تیسرے زمرہ میں وہ مجلّات شامل کیے جاسکتے ہیں جن میں قرآن کے موضوع پر تحریریں وقتاً فوقتاً شائع ہوتی ہیں،لیکن ان میں سے بعض رسائل کے کچھ صفحات درس قرآن،تفسیر قرآن یا قرآن سے ماخوذ کسی نہ کسی تحریر کے لیے مختص ہوتے ہیں۔ان رسائل کی تعداد اچھی خاصی ہے نمونہ کے طور پر چند رسائل ومجلّات کا ذکر کیا جارہا ہے۔یہاں اس

بات کی وضاحت بھی مناسب معلوم ہوتی ہے کہ اس زمرہ میں شامل جن رسائل کا ذکر حسب ذیل سطور میں کیا گیا ہے ان کی مکمل فائل نہیں دیکھی گئی ہے، لہذا اس بات کا پورا پورا امکان پایا جاتا ہے کہ ان میں سے بعض رسائل میں شائع ہونے والے قرآنی مباحث میں کمی یا زیادتی ہوئی ہو۔ درج ذیل سطور میں رسائل کا ذکر حروف تہجی کے اعتبار سے کیا جارہا ہے:

☆ الآیات، علی گڑھ (سہ اشاعتی): مرکز الدراسات العلمیۃ، علی گڑھ سے ۱۹۹۰ء سے ہر چار ماہ پر شائع ہونے والا یہ رسالہ اپنے علمی معیار اور سائنسی اسلامی مقالات ومباحث کی وجہ سے بیسویں صدی میں شائع ہونے والے چند معیاری جرائد ورسائل میں شمار کیا جاسکتا ہے۔ اس رسالہ میں عام طور پر مسلم دانشوروں کی سائنسی کاوشوں اور جدید سائنس کے فکر وفلسفہ سے متعلق مضامین شائع کیے جاتے ہیں۔ اس رسالہ کی اب تک ۱۱ جلدیں منظر عام پر آچکی ہیں۔ اس میں شائع ہونے والے مقالات کی تعداد ۱۹۴ ہے۔ جن میں سے ۲۲ مضامین ومقالات کا تعلق قرآن کے مختلف سائنسی پہلوؤں سے ہے۔

☆ استقامت، کانپور (ماہانہ): اس ڈائجسٹ میں ''درس قرآن'' کے عنوان سے، کسی ترتیب کے بغیر مختلف آیات قرآنی کی مختصر سی تفسیر بیان کی جاتی تھی۔

☆ اشراق، لاہور (ماہانہ): جناب جاوید احمد غامدی اس کے بانی مدیر رہے ہیں اور بعد میں یہ جناب منیر احمد کی ادارت میں نکلتا رہا ہے۔ اس رسالہ میں تسلسل کے ساتھ سورتوں کا ترجمہ مع مختصر تشریح ''البیان'' کے عنوان سے اور اس کے بعض شماروں میں تدبر قرآن کے عنوان سے مولانا امین احسن اصلاحی کی تفسیر کے بعض حصے شامل اشاعت ہوتے رہے ہیں اور قرآنیات پر بھی مضامین شایع ہوئے ہیں۔

☆ اعلیٰ حضرت، بریلی شریف (ماہانہ): اس رسالہ کا اجراء جناب مولانا محمد ابراہیم رضا خاں عرف جیلانی میاں علیہ الرحمہ نے غالباً ۱۹۶۰ء میں کیا تھا۔ یہ رسالہ بریلوی مسلک کا ترجمان ہے۔ اس رسالہ میں ''باب التفسیر'' کا مستقل کالم ہے لیکن غالباً وہ پابندی سے شائع نہیں ہوتا ہے کہ اس رسالہ کی جلد نمبر ۲۷ ہمارے سامنے ہے جس کے کچھ

شماروں میں یہ کالم شامل نہیں ہے۔

☆ اللہ کی پکار، نئی دہلی (ماہانہ): یہ رسالہ جناب پروفیسر خالد حامدی کی ادارت میں نکل رہا ہے۔اس رسالہ کی ایک خاص بات یہ کہ اس کے ہر شمارے کے سرورق پر کوئی نہ کوئی آیت اوراس کا ترجمہ درج کیا جاتا ہے۔اسی طرح غالباً یہ واحد رسالہ ہے جس کے ہر مستقل موضوع/کالم کا سرنامہ، موضوع/کالم کی مناسبت سے کسی آیت کو بنایا جاتا ہے جیسے اداریہ/مہمان اداریہ کا سرنامہ ﴿اقرأ بسم ربک الذي خلق﴾ اور درس حدیث کا سرنامہ ﴿من یطع الرسول فقد أطاع الله﴾ ہے۔سیرت رسول ﷺ کا سرنامہ اس آیت کو بنایا گیا ہے: ﴿لقد کان لکم في رسول الله أسوة حسنة﴾ ۔ایک مستقل عنوان کا نام ہی ﴿یاأیها الذین آمنوا﴾ رکھا گیا ہے اوراس کا سرنامہ ﴿ادخلوا في السلم کآفة ولا تتبعوا خطوات الشیطن﴾ کو بنایا گیا ہے...اس رسالہ کے مستقل موضوعات میں سے شعر و ادب اور ''گلشن اطفال'' ایسے کالم ہیں جن کے سرنامہ آیت قرآنی کے بجائے حدیث کو بنایا گیا ہے اور وہ بالترتیب یہ ہیں: ان من الشعر لحکمة / ما نحل والد ولده افضل من حسن ادب۔

اس رسالہ میں تذکیر قرآن کے مستقل کالم کے تحت سید قطب شہید علیہ الرحمہ کی ''في ظلال القرآن'' کا اردو ترجمہ از شیخ حامد علی کسی نہ کسی عنوان کے تحت نقل کیا جاتا ہے جیسے اہل کتاب کا کتمان، محمد ﷺ صرف رسول ہیں۔یہ ترجمہ سورتوں کے اعتبار سے سلسلہ وار شائع ہوتا ہے۔اس مستقل عنوان کا سرنامہ ﴿فذکّر بالقرآن من یخاف وعیدِ﴾ ہے۔

☆ البلاغ، ممبئی (ماہانہ): اس رسالہ کے بانی مدیر مولانا مختار احمد ندوی تھے۔اس کے کچھ صفحات ''مواعظ القرآن'' نامی کالم کے لیے مخصوص ہیں جن میں مختلف موضوعات وعناوین کے تحت جیسے ''خسارے میں کون''، ''ایران'' اور ''رب کا پیغام'' قرآن کے پیغام کو اجاگر کیا جاتا تھا۔

☆ پیام توحید، نئی دہلی (ماہانہ): یہ رسالہ جناب محمد ثناء اللہ ندوی علیگ کی

ادارت میں شائع ہورہا ہے۔اس رسالہ میں ''پیام حراء'' کے مستقل کالم کے تحت قرآن کریم کی مختلف آیات کے مختصر معانی ومطالب کسی نہ کسی عنوان کے تحت بیان کیے جاتے ہیں جیسے ''ہر مصیبت اپنے کیے کا بدلہ ہے''۔

☆ التبیان، نئی دہلی (ماہانہ): اس رسالہ کے مدیر جناب مولانا شکیل احمد سنابلی ہیں۔اس رسالہ میں ''شاہراہ قرآن'' کے مستقل کالم کے تحت قرآنی سورتوں کی تفسیر سلسلہ وار بیان کی جاتی ہے لیکن ہر شمارہ میں یہ تفسیر کسی نہ کسی عنوان کے تحت بیان کی جاتی ہے جیسے ''غضب اور ضلالت کے سوداگر''۔یہ تفسیری سلسلہ مولانا محمد سعید سنابلی کے قلم کی مرہون منت ہے۔

☆ تدبر، لاہور (سہ ماہی): مولانا امین احسن اصلاحی مرحوم اس کے بانی و مدیر تھے۔ بعد میں یہ رسالہ جناب خالد مسعود صاحب کی ادارت میں شایع ہوتا رہا ہے۔اس کے ابتدائی شماروں میں ''تدبر قرآن'' کے مستقل کالم کے تحت مدیر محترم کی سلسلہ وار تفسیر شائع ہوتی رہی ہے۔لیکن یہ سلسلہ اس وقت سے بند ہوگیا ہے جب سے اس رسالہ میں ''تدبر حدیث'' کا کالم شائع ہونے لگا۔ اس رسالہ میں مذکورہ تفسیری سلسلہ کے علاوہ قرآنیات سے متعلق مضامین بھی شائع ہوئے ہیں، کبھی کبھی کسی اداریہ کا موضوع بھی قرآن کے کسی پہلو بنایا گیا ہے۔اس رسالے کی اشاعت اب موقوف ہوگئی ہے۔

☆ تذکیر، غازی پور: مولانا عزیز الحسن صدیقی کی ادرات میں نکلنے والا یہ رسالہ پابندی سے شائع تو ہورہا ہے لیکن اس کی اشاعت کا دورانیہ غیر مؤقت ہے۔اس رسالہ میں پچھلے کئی برس سے درس قرآن کا کالم (مرتبہ ظفر الاسلام اصلاحی) شاملِ اشاعت ہوتا ہے۔

☆ ترجمان، نئی دہلی (پندرہ روزہ): یہ رسالہ جماعت اہل حدیث کا ترجمان ہے۔ اس کے بعض شماروں میں ''درس قرآن'' کا عنوان ملتا ہے تاہم اس عنوان کی اشاعت میں نہ ہی تو کوئی پابندی پائی جاتی ہے اور نہ ہی کوئی ترتیب۔

☆ ترجمان دار العلوم، نئی دہلی (ماہانہ): یہ رسالہ پہلے مولانا محمد افضال الحق

قاسمیؒ کی ادارت میں شایع ہوتا تھا۔ اس کے موجودہ مدیر مولانا وارث مظہری ہیں۔ اس رسالہ میں بھی ''حکمت قرآن'' کا مستقل کالم پایا جاتا ہے۔اس کالم کے تحت جناب مولانا اخلاق حسین دہلوی مرحوم اپنے رشحات قلم سے قارئین کو مستفید کرتے تھے۔ مذکورہ کالم میں کسی نہ کسی آیت/آیات کے معانی ومطالب کومختلف عناوین کے بیان کیا جاتا تھا۔

☆ حج میگزین، ممبئی: اس رسالہ میں بھی ''ندائے حرم'' کے نام سے درس قرآن کا کالم مسلسل شامل اشاعت ہوتا ہے۔

☆ دارالعلوم، دیوبند(ماہانہ): دارالعلوم دیوبند کا یہ ترجمان مولانا حبیب الرحمٰن قاسمی کی ادرات میں شائع ہورہا ہے۔اس وقت ہمارے سامنے اس کی جلد نمبر ۶۷ ہے جس سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ اس رسالہ میں بھی قرآنیات پر مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں۔ اس جلد کے تمام شماروں میں ''سورۂ بقرہ کے رہنما اشارات'' کے عنوان سے سورہ بقرہ کی تفسیر تسلسل کے ساتھ بیان کی گئی ہے۔

☆ راہ اعتدال، عمرآباد(ماہانہ): یہ رسالہ جمیعت ابنائے قدیم جامعہ دارالسلام عمرآباد کا ترجمان ہے اور حبیب الرحمٰن اعظمی عمری کی ادرات میں نکل رہا ہے۔اس رسالہ میں ''نور ہدایت'' کے عنوان سے کسی اہم موضوع پر متعلقہ آیات کی مختصر تفسیر بیان کی جاتی ہے۔یہ کالم مولانا حافظ سید عبدالکبیر عمری لکھتے ہیں۔

☆ زندگی نو، نئی دہلی(ماہانہ): اس رسالہ میں بھی قرآنیات کے موضوع پر مقالات شائع ہوتے رہتے ہیں۔ ہمارے سامنے اس وقت ۲۰۰۹ کی فائل ہے جو رسالہ کی پینتیسویں جلد ہے۔اس جلد کے مطابق ''اشارات'' (رسالہ کا اداریہ) کے بعد کے صفحات قرآن کے لیے مختص ہیں۔اس میں کبھی کسی سورہ کی مکمل تفسیر بیان کی جاتی ہے تو کبھی کسی موضوع کی آیات زیر بحث لائی جاتی ہیں۔اس رسالہ کی ایک خاص بات یہ ہے کہ اس کے سرورق کو عام طور سے کسی نہ کسی آیت اور کبھی کبھار کسی حدیث سے مزین کیا جاتا ہے۔

☆ مجلّہ علوم اسلامیہ، علی گڑھ: ادارۂ علوم اسلامیہ، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے شائع ہونے اس مؤقر رسالہ میں قرآنیات سے متعلق مضامین کی تعداد کم ہے، لیکن ۱۹۹۶ء

کے بعد اس کے ہر شمارہ میں قرآن سے متعلق ایک دو مضامین شامل اشاعت ہوئے ہیں۔

☆ میثاق، لاہور: اس رسالہ میں بھی قرآن سے متعلق مختلف موضوعات پر مضامین شائع ہوتے ہیں۔

☆ الہدی، دربھنگہ (پندرہ روزہ): اس رسالہ کے مدیر جناب شکیل احمد سلفی ہیں۔ اس میں بھی ''الکتاب'' کے مستقل عنوان کے تحت قرآن کی کسی آیت کے حوالہ سے کسی خاص موضوع پر مختصر تحریر شائع ہوتی ہے۔

مذکورہ بالا زمرہ میں بچوں کے لیے مخصوص رسائل کو بھی شامل کیا جاسکتا ہے کہ ان میں بھی بچوں کی ذہنی سطح کو مدنظر رکھتے ہوئے درس قرآن/سبق قرآن وغیرہ کو شامل اشاعت کیا جاتا ہے جیسے نور (رام پور) میں درس قرآن اور اچھا ساتھی (بجنور) میں قرآن سبق شامل ہوتے ہیں۔

چوتھے زمرہ میں وہ رسائل ومجلات آتے ہیں ہیں جن کے قرآن نمبر یا قرآن سے متعلق خصوصی اشاعتیں شائع ہوئی ہیں ان میں انجمن اسلامیہ میگزین، کراچی (۱۹۷۴ء)، بانو، دہلی (۱۹۵۰ء)، تعمیر وافکار، کراچی (۲۰۱۰ء)، تہذیب الاخلاق، علی گڑھ (۲۰۱۲ء) الحسنات، رام پور (۱۹۵۳ء) حنفی، لاہور (۱۹۷۴ء) خاتون پاکستان، کراچی (۱۹۶۵ء و ۱۳۸۷ھ)، سیارہ ڈائجسٹ، لاہور (۱۹۶۹ء و ۱۹۷۰ء)، ضیائے حرم، لاہور (۱۹۷۲ء)، عرفات، کراچی (۱۹۶۸ء)، علوم القرآن، علی گڑھ (۲۰۰۰ء، ۲۰۰۵ء، ۲۰۰۹ء)، فکر ونظر، اسلام آباد (۱۹۹۹ء)، فکرونظر، علی گڑھ (۱۹۹۹ء)، فیض الاسلام، راولپنڈی (۱۹۶۸ء)، میثاق، لاہور (۱۹۷۴ء، ۱۹۷۵ء، ۱۹۷۶ء، ۱۹۷۸ء، ۱۹۷۹ء، ۱۹۸۰ء)، نظام، کانپور (۱۹۶۶ء)، نقوش لاہور (۱۹۹۸ء)۔

مذکورہ بالا تمام زمرات میں سے ہمارے مقالہ کا موضوع بحث صرف اولین دو قسم کے رسائل ومجلات ہیں کہ ان میں قرآنی موضوعات پر لکھے جانے والے مقالات ومضامین میں تنوع پایا جاتا ہے اور ان کے صفحات پر قرآنی مباحث کے کسی نہ کسی پہلو کو پیش کیا جاتا رہتا ہے۔

ان رسائل ومجلّات میں قرآن سے متعلق شائع ہونے والے مقالات کو ڈاکٹر ابوسفیان اصلاحی نے اپنی کتاب ''اردو رسائل کے قرآنی مضامین کا اشاریہ'' میں حسب ذیل عناوین میں تقسیم کیا ہے:

احکام القرآن، اعجاز القرآن، تاریخ نزول وتدوین قرآن وکتابت قرآن، تحقیقات قرآنی، تراجم وتفاسیر اور ان کے مؤلفین، تعلیمات: قرآنی تصورات/ افکار، تفسیر و تاویل، علم تفسیر ومتعلقہ علوم، علم قرأت وتجوید، قرآن کریم اور اہل کتاب/ غیر مسلمین، قرآن کریم اور تاریخ عالم، قرآن کریم اور تفسیر قرآن کے نادر نسخے، قرآن کریم اور دیگر آسمانی کتب، قرآن کریم اور سائنس، قرآن کریم اور سماجی علوم، قرآن کریم اور عربی ادبیات، قرآن کریم کا تعارف، قرآن وحدیث/ متعلقہ مباحث، قرآنی کتب کا تعارف اور تبصرہ، مفردات القرآن، متفرقات۔

ان موضوعات پر مختلف رسائل ومجلّات میں مطبوعہ مضامین کا اندازہ کرنے کے لیے ان کا ایک مختصر جائزہ ذیل میں پیش کیا جا رہا ہے۔ ان میں ہندوپاک کے صرف ان اہم ترین رسائل ومجلّات کو شامل کیا گیا ہے جو قرآنیات کے ساتھ مخصوص ہیں یا جن میں قرآنی موضوعات پر مضامین چھپتے رہے ہیں۔ ان رسائل میں اسلام اور عصر جدید، نئی دہلی، الاصلاح، سرائے میر، اعظم گڑھ، برہان، دہلی، تحقیقات اسلامی، علی گڑھ، ترجمان القرآن، لاہور، تعلیم القرآن، راولپنڈی، حکمت قرآن، لاہور، میثاق، لاہور، علوم القرآن، علی گڑھ، الفرقان، لکھنؤ، محدث، بنارس، معارف، اعظم گڑھ، نظام القرآن، سرائے میر، اعظم گڑھ جیسے رسائل ومجلّات شامل ہیں۔

مذکورہ بالا رسائل میں شائع شدہ قرآنی مضامین ومقالات کا تخمینہ یا تو ان رسائل کے دستیاب اشاریوں کی مدد سے لگایا گیا ہے یا انھیں جناب ڈاکٹر ابوسفیان اصلاحی صاحب کی کتاب کی روشنی میں یا براہ راست رسائل کی اوراق گردانی کے بعد نقل کیا گیا ہے۔ اس کے بعد مضامین ومقالات قرآنی کی جو شکل سامنے آتی ہے وہ حسب ذیل ہے۔ موضوعاتی لحاظ سے انھیں یوں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

احکام القرآن: اسلام اور عصر جدید، برہان، ترجمان القرآن، الرشاد، الفرقان، محدث، معارف، نظام القرآن۔

اعجاز القرآن: برہان، ترجمان القرآن، الرشاد، محدث، معارف، نظام القرآن

تاریخ نزول وتدوین قرآن وکتابت قرآن: اسلام اور عصر جدید، برہان، تحقیقات اسلامی، ترجمان القرآن، علوم القرآن، معارف، نظام القرآن۔

تحقیقات قرآنی: اسلام اور عصر جدید، الاصلاح، برہان، تحقیقات اسلامی، ترجمان القرآن، تعلیم القرآن، حکمت قرآن، الرشاد، علوم القرآن، الفرقان، محدث، معارف، نظام القرآن۔

تراجم وتفاسیر اور ان کے مؤلفین: اسلام اور عصر جدید، الاصلاح، برہان، تحقیقات اسلامی، ترجمان القرآن، تعلیم القرآن، الرشاد، علوم القرآن، الفرقان، محدث، معارف، نظام القرآن۔

تعلیمات: قرآنی تصورات/افکار: اسلام اور عصر جدید، الاصلاح، برہان، تحقیقات اسلامی، ترجمان القرآن، تعلیم القرآن، الرشاد، علوم القرآن، الفرقان، محدث، معارف۔

تفسیر وتاویل: اسلام اور عصر جدید، الاصلاح، برہان، تحقیقات اسلامی، ترجمان القرآن، تعلیم القرآن، الرشاد، علوم القرآن، الفرقان، محدث، معارف، نظام القرآن۔

علم تفسیر ومتعلقہ علوم: اسلام اور عصر جدید، الاصلاح، برہان، تحقیقات اسلامی، ترجمان القرآن، حکمت قرآن، الرشاد، علوم القرآن، الفرقان، محدث، معارف، نظام القرآن۔

علم قرأت وتجوید: التجوید، الرشاد، محدث، علوم القرآن

قرآن کریم اور اہل کتاب/غیر مسلمین: تحقیقات اسلامی، ترجمان القرآن، تعلیم القرآن، الرشاد، محدث، معارف۔

قرآن کریم اور تاریخ عالم: الاصلاح، برہان، تحقیقات اسلامی، ترجمان القرآن، الرشاد، علوم القرآن، الفرقان، معارف۔

قرآن کریم اور تفسیر قرآن کے نادر نسخے: اسلام اور عصر جدید، برہان، علوم القرآن، معارف۔

قرآن کریم اور دیگر آسمانی کتب: اسلام اور عصر جدید، برہان، تحقیقات اسلامی، ترجمان القرآن، تعلیم القرآن، الرشاد، علوم القرآن۔

قرآن کریم اور سائنس: اسلام اور عصر جدید، الاصلاح، برہان، تحقیقات اسلامی، ترجمان القرآن، حکمت قرآن، محدث، معارف۔

قرآن کریم اور سماجی علوم: اسلام اور عصر جدید، ترجمان القرآن، الرشاد، علوم القرآن، معارف، نظام القرآن۔

قرآن کریم اور عربی ادبیات: اسلام اور عصر جدید، الاصلاح، برہان، تحقیقات اسلامی، ترجمان القرآن، الفرقان، محدث، معارف، نظام القرآن

قرآن کریم کا تعارف: برہان، ترجمان القرآن، علوم القرآن، الفرقان، محدث، معارف۔

قرآن وحدیث/متعلقہ مباحث: اسلام اور عصر جدید، تحقیقات اسلامی، ترجمان القرآن، تعلیم القرآن، الرشاد، الفرقان، محدث، معارف۔

قرآنی کتب کا تعارف اور تبصرہ: اسلام اور عصر جدید، تحقیقات اسلامی، حکمت قرآن، الرشاد، علوم القرآن، الفرقان، محدث، معارف، نظام القرآن۔

مفردات القرآن: الاصلاح، برہان، ترجمان القرآن، تعلیم القرآن، علوم القرآن، محدث، معارف

مذکورہ بالا تقسیم کے تجزیہ سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ علم قرأت وتجوید پر سب سے کم مضامین شائع ہوئے ہیں۔ اس موضوع پر صرف التجوید، فیصل آباد، علوم القرآن، علی گڑھ، الرشاد، اعظم گڑھ اور محدث بنارس میں مضامین شائع ہوئے ہیں۔ تحقیقات

قرآنی، تراجم وتفاسیر اوران کے مؤلفین، قرآنی تعلیمات، قرآنی تصورات/افکار، تفسیر وتاویل، علم تفسیر ومتعلقہ علوم، قرآن وحدیث ومتعلقہ علوم پر مذکورہ بالا اکثر رسائل میں مضامین ومقالات شائع ہوتے رہے ہیں۔قرآن کریم اوراہل کتاب/غیر مسلمین، قرآن کریم اورتاریخ عالم، قرآن کریم اور دیگر آسمانی کتب، قرآن کریم اور سائنس، قرآن کریم اورعربی ادبیات کے موضوعات پرکم لکھا گیا ہے جب کہ قرآن کریم اورتفسیر قرآن کے نادر نسخے، قرآن کریم اورسماجی علوم، مفردات القرآن جیسے موضوعات پر بہت ہی کم لکھا گیا ہے۔

رسائل ومجلّات کے اعتبار سے ان قرآنی مضامین ومقالات کی موضوعاتی تقسیم حسب ذیل طریقہ سے کی جاسکتی ہے:

اسلام اورعصر جدید، نئی دہلی:

احکام القرآن، تاریخ نزول وتدوین قرآن وکتابت قرآن، تحقیقات قرآنی، تراجم وتفاسیر اوران کے مؤلفین، تعلیمات قرآنی تصورات/افکار، تفسیر وتاویل، علم تفسیر و متعلقہ علوم، قرآن کریم اورتفسیر قرآن کے نادر نسخے، قرآن کریم اور دیگر آسمانی کتب، قرآن کریم اورسائنس، قرآن کریم اور سماجی علوم، قرآن کریم اورعربی ادبیات، قرآن و حدیث/متعلقہ مباحث، قرآنی کتب کا تعارف اورتبصرہ۔

الاصلاح، سرائے میر، اعظم گڑھ:

تحقیقات قرآنی، تراجم وتفاسیر اور ان کے مؤلفین، قرآنی تعلیمات، قرآنی تصورات/ افکار، تفسیر وتاویل، علم تفسیر ومتعلقہ علوم، قرآن کریم اورتاریخ عالم، قرآن کریم اورسائنس، قرآن کریم اورعربی ادبیات، مفردات القرآن۔

برہان، دہلی:

اس رسالہ کا شمار ہندوستان کے چند علمی وتحقیقی رسائل میں ہوتا ہے جو اپنے

معیاری مضامین ومقالات کی وجہ سے علمی حلقوں میں کافی مقبول ومشہور رہا ہے۔یہ رسالہ ندوۃ المصنفین ،دہلی کا ترجمان تھا۔اس کا اولین شمارہ ۱۹۳۸ء میں مولانا سعید احمد اکبر آبادی کی ادارت میں منظر عام پر آیا اور مولانا مرحوم کی وفات تک پابندی سے نکلتا رہا۔ان کی وفات کے بعد کچھ سالوں تک شائع ہو رہا لیکن آخر کار اس اہم علمی دینی رسالہ کی اشاعت کا سلسلہ موقوف ہو گیا۔

اس رسالہ میں شائع ہونے والے مقالات قرآنی کی تعداد بھی اچھی خاصی ہے جنھیں ڈاکٹر اصلاحی کے اشاریہ کے مطابق احکام القرآن ،اعجاز القرآن ،تاریخ نزول و تدوین قرآن وکتابت قرآن ،تحقیقات قرآنی ،تراجم وتفاسیر اور ان کے مؤلفین ،قرآنی تعلیمات ،قرآنی تصورات/افکار ،تفسیر وتاویل ،علم تفسیر ومتعلقہ علوم ،قرآن کریم اور تاریخ عالم ،قرآن کریم اور تفسیر قرآن کے نادر نسخے ،قرآن کریم اور دیگر آسمانی کتب ،قرآن کریم اور سائنس ،قرآن کریم اور عربی ادبیات ،قرآن کریم کا تعارف ،مفردات القرآن کے ذیلی عناوین میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

التجوید ،فیصل آباد:

یہ رسالہ ڈاکٹر قاری محمد طاہر کی ادرات میں فیصل آباد سے نکل رہا ہے۔اس میں خاص طور سے تجوید سے متعلق مضامین شائع کیے جاتے ہیں۔اس رسالہ کی خاص بات یہ ہے کہ فن قرأت کی عملی مشق کے بارے میں بھی اس میں مضامین شامل ہوتے ہیں۔اسی طرح مختلف عہد کے قراء کی خدمات کا بھی ذکر کیا جاتا ہے۔تجوید کے علاوہ قرآنیات کے دیگر پہلوؤں پر بھی مضامین شائع ہوتے ہیں۔

تحقیقات اسلامی ،علی گڑھ:

ادارۂ تحقیق وتصنیف اسلامی ،علی گڑھ کا یہ سہ ماہی علمی مجلہ ہے جس میں اسلامیات سے متعلق قابل قدر اور معیاری مواد شائع کیا جاتا ہے۔اس مجلہ کی اشاعت ۱۹۸۲ء سے مولانا سید جلال الدین انصر عمری کی ادارت میں نہایت پابندی سے جاری

ہے۔اس رسالہ کو علمی دنیا میں بڑی قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔اس میں اب تک تقریبا ساڑھے پانچ سو مضامین شائع ہو چکے ہیں جن میں سے سویااس سے زائد مقالات کا تعلق قرآنی موضوعات سے ہے جن میں قرآن کے مختلف پہلوؤں کا احاطہ کیا گیا ہے۔مجلّہ کی پچیسویں سالگرہ کی مناسبت سے ادارہ تحقیق وتصنیف اسلامی نے ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی کا مرتبہ اشاریہ تحقیقات اسلامی/ ۱۹۸۲- ۲۰۰۶ء) شائع کردیا ہے۔اس اشاریہ میں انھوں نے قرآنی موضوعات کو حسب ذیل عناوین میں تقسیم کیا ہے:

قرآنی علوم ومباحث، تاویل آیات، نظم قرآن، قرآن اور صحف سماوی واہل کتاب، قرآن اور سائنس، کتب تفسیر ومفسرین۔

ترجمان القرآن، لاہور:

اس رسالہ میں احکام القرآن، اعجاز القرآن ،تاریخ نزول وتدوین قرآن وکتابت قرآن، تحقیقات قرآنی، تراجم وتفاسیر اور ان کے مؤلفین، تعلیمات: قرآنی تصورات/ افکار، تفسیر و تاویل، علم تفسیر ومتعلقہ علوم، قرآن کریم اوراہل کتاب/ غیر مسلمین، قرآن کریم اورتاریخ عالم، قرآن کریم اور دیگر آسمانی کتب، قرآن کریم اورسائنس، قرآن کریم اور سماجی علوم، قرآن کریم اورعربی ادبیات، قرآن کریم کا تعارف، قرآن وحدیث/ متعلقہ مباحث، مفردات القرآن جیسے موضوعات پر مقالات شائع ہوتے رہتے ہیں۔

تعلیم القرآن، راولپنڈی:

اس رسالہ میں تحقیقات قرآنی، تراجم وتفاسیر اور ان کے مؤلفین، تعلیمات: قرآنی تصورات/ افکار، تفسیر وتاویل، قرآن کریم اور دیگر آسمانی کتب، قرآن وحدیث/ متعلقہ مباحث، مفردات القرآن جیسے موضوعات کا احاطہ کیا جاتا رہا ہے۔

حکمت قرآن، لاہور:

اس رسالہ کے بانی ڈاکٹر اسرار احمد علیہ الرحمہ تھے۔ اس کے مشتملات پر ایک نظر ڈالنے سے یہ اندازہ ہوجاتا ہے کہ اس کے کچھ صفحات قرآن سے متعلق مضامین ''مخصوص سرخیوں'' کے تحت مختص رہتے تھے۔ ان کے علاوہ قرآن سے متعلق دوسرے مضامین بھی شائع ہوجاتے تھے۔ اس رسالہ میں ''مضامین قرآن''، ''فہم القرآن''، اور ''بیان القرآن'' کی ذیلی سرخیاں ہر شمارے میں موجود ہوتی ہیں لیکن اول الذکر کے تحت ہی مختلف مضامین شائع ہوتے ہیں جب کہ آخر کی دونوں سرخیوں میں سے ایک کے تحت ''ترجمہ قرآن مجید مع صرفی ونحوی تشریح'' پیش کیا جاتا ہے۔ یہ ترجمہ یا تو حافظ احمد یار مرحوم کے افادات سے ماخوذ ہوتا ہے یا جناب لطف الرحمٰن خان صاحب کے رشحات قلم کا نتیجہ ہوتا ہے، اور آخری سرخی یعنی ''بیان القرآن'' کے تحت ڈاکٹر اسرار احمد مرحوم کا انگریزی ترجمہ وتفسیر درج کیا جاتا ہے۔ غالباً اردو کا وہ واحد رسالہ ہے جس میں تسلسل کے ساتھ قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ وتفسیر شائع کیا جاتا ہے۔

اس رسالہ کے کچھ ہی شمارے ہمارے پیش نظر ہیں۔ ان شماروں میں شائع ہونے والے مضامین کی مجموعی تعداد تقریباً ستر ہے جن میں سے ۲۹ مضامین قرآن سے متعلق ہیں۔ ان میں سے ۲۱ مضامین رسالہ کے مستقل عناوین کے تحت شائع ہوئے ہیں اور آٹھ مضامین ایسے ہیں جو قرآن کے مختلف مباحث پر لکھے گئے ہیں۔ بعض اداریوں میں قرآنی مباحث کو اجاگر کیا گیا ہے۔ گویا مجموعی تناسب چالیس فیصد ہے اور اگر مستقل موضوعات کو علاحدہ کرکے ان کا تناسب نکالا جائے گا تو وہ پندرہ فیصد ہوگا۔

اس رسالہ میں شائع ہونے والے قرآنی مضامین کا اگر مجموعی تناسب نکالا جائے تو اسے مقالہ میں مذکور مجلّات ورسائل میں دوسرا مقام حاصل ہوگا۔ جب کہ علوم القرآن، علی گڑھ کو اس حوالہ سے پہلا مقام حاصل ہے کہ اس میں شائع ہونے والے مضامین و مقالات سو فیصد قرآن سے ہی متعلق ہوتے ہیں۔

اس رسالہ میں شائع ہونے والے مقالات قرآنی کو حسب ذیل عناوین میں تقسیم کیا جاسکتا ہے: تحقیقات قرآنی، ترجمہ وتفسیر قرآن (اردو وانگریزی)، قرآن کریم اور سائنس، قرآنی کتب کا تعارف اور تبصرہ۔

دعوت القرآن، لکھنؤ:

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی ریسرچ سینٹر، لکھنؤ سے ڈاکٹر سکندر علی اصلاحی کی زیر ادارت شایع ہونے والے اس سہ ماہی رسالہ کا پہلا شمارہ اکتوبر ۲۰۱۰ء میں منظر عام پر آیا۔

ہمارے سامنے چار شمارے ہیں، ان میں شائع ہونے والے مقالات کی مجموعی تعداد (بشمول اشارات وغیرہا) تقریباً ۴۲ ہے۔ اکثر مضامین میں قرآن سے استدلال کیا گیا ہے لیکن نفس قرآن اور اس کے متعلقات پر شائع ہونے والے مضامین حسب ذیل ہیں: قرآن مجید کا طرز استدلال/ مولانا برکت اللہ اصلاحی (اپریل-جون ۲۰۱۲ء)، مولانا حمید الدین فراہی اور نظم قرآن / مقصود احمد اصلاحی (جنوری-مارچ ۲۰۱۲ء)، اصحاب الاعراف/ کمال اختر اصلاحی اور مقاصد نزول قرآن/ عبدالرب شاہجہانی/ تلخیص فخر الاسلام (اکتوبر- دسمبر ۲۰۱۱ء)، حقیقت آخرت/ محمد عمیر سفیان، القرآن انسٹی ٹیوٹ-تعارف اور سرگرمیاں/ سکندر علی اصلاحی (اکتوبر-دسمبر ۲۰۱۰ء)۔ ان کے علاوہ دو تین مضامین مولانا حمید الدین فراہی اور مولانا مودودی علیہما الرحمہ کی شخصیت اور کارناموں کا ذکر کیا گیا ہے۔

الرشاد، اعظم گڑھ:

جامعۃ الرشاد اعظم گڑھ سے شائع ہونے والے اس رسالہ میں احکام القرآن، اعجاز القرآن، تحقیقات قرآنی، تراجم وتفاسیر اور ان کے مؤلفین، تعلیمات: قرآنی تصورات/ افکار، تفسیر وتاویل، علم تفسیر ومتعلقہ علوم، علم قرأت وتجوید، قرآن کریم اور اہل کتاب/ غیر مسلمین، قرآن کریم اور تاریخ عالم، قرآن کریم اور دیگر آسمانی کتب، قرآن کریم اور سماجی علوم، قرآن وحدیث اور قرآنی کتب کا تعارف جیسے موضوعات پر مضامین و مقالات شائع ہوتے رہے ہیں۔

علوم القرآن، علی گڑھ:

یہ ششماہی مجلّہ ادارۂ علوم القرآن، علی گڑھ کا ترجمان ہے۔ اس رسالہ کا امتیاز یہ ہے کہ اس میں صرف قرآنی موضوعات پر ہی مقالات و دیگر مواد شائع کیے جاتے ہیں۔ ''قرآنیات کے ساتھ اختصاص مجلّہ علوم القرآن کی انفرادیت ہے۔ اداریہ سے لے کر خبر نامہ تک کا اس کا ہر کالم قرآن اور قرآنی مطالعات کے کسی نہ کسی پہلو سے تعلق رکھتا ہے'' اس مجلّہ کا ایک امتیاز یہ بھی ہے کہ اس کے ہر شمارہ کے آخر میں اداریہ اور مقالات کی انگریزی تلخیص شایع کی جاتی ہے۔

ادارۂ علوم القرآن سے شائع ہونے والے اس مجلّہ کی اولین اشاعت جولائی ۱۹۸۵ء میں ہوئی تھی۔ اس کی اشاعت بدستور جاری ہے۔ اس وقت مجلّہ کے مدیر اعلیٰ پروفیسر اشتیاق احمد ظلی اور مدیر پروفیسر ظفر الاسلام اصلاحی ہیں۔ مجلّہ ۱۶۰ صفحات پر مشتمل ہوتا ہے اور اس کی ۲۷ جلدیں منظر عام پر آچکی ہیں۔ اس مجلّہ کے تین خاص نمبر بھی شائع ہوئے ہیں۔ ان میں دوان مقالات ومضامین کے مجموعوں پر مشتمل ہیں جو ادارۂ علوم القرآن کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے مختلف سیمیناروں میں پڑھے گئے تھے۔ ان خاص نمبرات کی تفصیل حسب ذیل ہے:

-مولانا امین احسن اصلاحی نمبر: ادارہ علوم القرآن نے صاحبِ ''تدبّر قرآن'' مولانا امین احسن اصلاحی (۱۹۰۴-۱۹۹۷ء) علیہ الرحمہ کی حیات وخدمات پر ایک خصوصی شمارہ ''مولانا امین احسن اصلاحی نمبر'' کے عنوان سے ۲۰۰۰ء میں شائع کیا تھا۔ یہ خصوصی اشاعت علوم القرآن کی جلد ۱۳ تا ۱۵ پر محیط ہے اور اس میں اداریہ، تاثرات و مشاہدات، انٹرویو پروفیسر اشتیاق احمد اور کتابیات اصلاحی کے علاوہ ۲۴ مقالات شامل ہیں۔ ان مقالات میں مولانا اصلاحی کی ذاتی و علمی زندگی بالخصوص ان کی تفسیری خدمات پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔

-قرآنی علوم بیسویں صدی میں سیمینار نمبر: مذکورہ بالا عنوان سے ادارہ نے

۲۶-۲۷؍جولائی ۲۰۰۵ء کو ایک دوروزہ سیمینار منعقد کیا تھا جس میں بیسویں صدی میں پروان چڑھنے والے علوم القرآن کی رفتار اور سمت کو متعین کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ ادارہ نے اس سیمینار کے مقالات کا مجموعہ مذکورہ بالا عنوان سے دسمبر ۲۰۰۵ء شائع کردیا تھا۔ یہ خصوصی اشاعت علوم القرآن کی جلد ۱۹ تا ۲۰ پر محیط ہے اور اس میں اداریہ، خطبۂ استقبالیہ، کلیدی خطبہ، صدارتی کلمات اور رپورٹ سیمینار کے علاوہ ۱۹ مقالات شامل ہیں۔

-عصر حاضر کے مسائل اور قرآنی تعلیمات (خصوصی اشاعت) :ادارۂ علوم القرآن نے اپنے دوسرے سیمینار کا موضوع ''عصر حاضر کے مسائل اور قرآنی تعلیمات'' متعین کیا تھا۔ یہ سیمینار ۹-۱۰؍اگست ۲۰۰۸ء کو منعقد کیا گیا تھا۔ اس سیمینار میں پیش کئے جانے والے مقالات کو ادارہ نے مجلّہ کی خصوصی اشاعت کے بطور ۲۰۰۹ء میں شائع کیا ہے۔ یہ خصوصی اشاعت علوم القرآن کی جلد ۲۲ (شمارہ ۲) تا ۲۴ (شمارہ ۱) پر محیط ہے اور اس میں اداریہ، افتتاحی کلمات، تعارفی کلمات اور کلیدی خطبہ (فہم قرآن میں مقاصد کا حصہ) کے علاوہ ۱۶ مقالات شامل ہیں۔

ششماہی علوم القرآن کے مضامین کے اشاریہ (مرتبہ پروفیسر ظفرالاسلام اصلاحی بعنوان اشاریہ ششماہی علوم القرآن: ۱۹۸۵ء-۲۰۰۳ء، مطبوعہ ادارہ علوم القرآن، علی گڑھ) میں اس کے مشتملات کو حسب ذیل موضوعات میں تقسیم کیا گیا ہے:

اداریے، تعارف قرآن، تاریخ نزول اور جمع و تدوین، قرآن مجید اور انبیاء کرام، دیگر کتب سماوی، قرآنی اصول، افکار و تعلیمات، قرآنی معاشیات، قرآن اور فلسفہ، فن ترجمہ و تراجم [قرآن کے حوالہ سے]، فن تفسیر و کتب متعلقہ، تفاسیر و مفسرین، قرآنی علوم و کتب متعلقہ، نظم قرآن، تفسیر و تاویل (مشکل آیات)، قرآنی الفاظ و اصطلاحات کی تحقیق و تشریح، علماء قرآنیات پر وفیات، قرآنیات پر مخطوطات، مطبوعات، تحقیقی مقالات (فہارس و اشاریے)، قرآن کے طباعتی و اشاعتی ادارے، قرآنیات اور ان کے ماہرین پر سمینار، تعارف و تبصرہ [قرآنیات سے متعلق عربی، اردو اور انگریزی کتب پر تبصرہ]، کتاب نما (قرآنیات پر نئی کتابیں/مختصر تعارف)، خبرنامہ [قرآنیات سے متعلق]، خصوصی شمارہ:

مولانا امین احسن اصلاحی نمبر۔

مذکورہ بالا اشاریہ کے علاوہ پروفیسر ظفر الاسلام اصلاحی نے ''ادارہ ومجلۂ علوم القرآن اور قرآنی علوم کی اشاعت'' کے عنوان سے ایک مقالہ بھی لکھا ہے جس میں ادارہ اور مجلّہ کی خدمات کو اجاگر کیا گیا۔ یہ مقالہ محولہ بالا ''قرآنی علوم بیسویں صدی میں سیمینار نمبر'' میں شامل ہے۔ اس مقالہ سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ قرآنی علوم کی اشاعت میں ادارۂ علوم القرآن اور اس کے وقیع مجلّہ کا کیا کردار رہا ہے۔ مجلّہ علوم القرآن اس لحاظ سے منفرد ہے کہ مذکورہ بالا موضوعات میں سے بہت سے موضوعات پر دیگر رسائل میں بھی مضامین ومقالات شائع ہوتے رہے ہیں لیکن کچھ ایسے موضوعات ہیں جن پر غالباً صرف اسی مجلّہ میں ہی مقالات ومضامین شائع ہوئے ہیں۔

الفرقان، لکھنؤ:

اس رسالہ میں احکام القرآن، تحقیقات قرآنی، تراجم وتفاسیر اوران کے مؤلفین، قرآنی تعلیمات، قرآنی تصورات/ افکار، تفسیر وتاویل، علم تفسیر ومتعلقہ علوم، قرآن کریم اور تاریخ عالم، قرآن کریم اور عربی ادبیات، قرآن کریم کا تعارف اور قرآن وحدیث جیسے عناوین پر مقالات شائع ہوتے رہے ہیں۔

محدث، بنارس:

احکام القرآن، اعجاز القرآن، تحقیقات قرآنی، تراجم وتفاسیر اوران کے مؤلفین، تعلیمات: قرآنی تصورات/ افکار، تفسیر وتاویل، علم تفسیر ومتعلقہ علوم، علم قرأت وتجوید، قرآن کریم اوراہل کتاب/ غیر مسلمین، قرآن کریم اورسائنس، قرآن کریم اورعربی ادبیات، قرآن کریم کا تعارف، قرآن وحدیث/ متعلقہ مباحث، قرآنی کتب کا تعارف اور مفردات القرآن پر مضامین اس رسالہ میں شائع ہوتے ہیں۔

معارف، اعظم گڑھ:

دارالمصنفین اعظم گڑھ سے شائع ہونے والے رسالہ ''معارف'' کا شمار

ہندوستان کے ان معدودے چند رسائل میں ہوتا ہے جن کو ہندوستانی صحافت کی تاریخ میں ایک خاص مقام ومرتبہ حاصل ہے اور اس رسالہ میں کسی مقالہ کا چھپنا ہی اس کے معیاری ہونے کا ثبوت ہوتا ہے۔ معارف میں شائع ہونے والے مقالات ومضامین میں بہت زیادہ تنوع پایا جاتا ہے۔ اس میں شائع ہونے والے مقالات ومضامین کی تعداد ایک ہزار یا اس سے کچھ کم وبیش ہوگی۔ ان میں سے تقریبا ڈیڑھ سو مقالات کا تعلق قرآنی موضوعات سے ہے جن میں قرآن کے مختلف پہلوؤں کا احاطہ کیا گیا ہے۔ گویا معارف میں شائع ہونے والے مقالات کا پندرہواں حصہ قرآنی موضوعات سے بحث کرتا ہے۔ اس کی تفصیلات ناچیز کے مرتبہ اشاریہ معارف [جولائی ۱۹۱۶-دسمبر ۲۰۱۱ء] جلد اول (مطبوعہ دارالمصنفین شبلی اکیڈمی، اعظم گڑھ) میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔ یہاں اس بات کی وضاحت مناسب معلوم ہوتی ہے کہ معارف میں شائع ہونے مقالات ومضامین کا جو تخمینہ لگایا گیا ہے اس سے مراد صرف ''مقالات ومضامین'' ہی ہیں۔ اخبار علمیہ، تلخیص وتبصرہ اور دیگر مستقل عناوین کے تحت شائع ہونے والی چیزیں مذکورہ تخمینہ میں شامل نہیں ہیں۔ اگر معارف میں شائع ہونے والی ہر تحریر کا شمار کیا جائے تو اس کی تعداد ہزاروں تک پہنچ جائے گی۔

معارف میں شائع ہونے والے مضامین ومقالات کو حسب ذیل عناوین کے تحت تقسیم کیا جاسکتا ہے:

احکام القرآن، اعجاز القرآن، تاریخ نزول وتدوین قرآن وکتابت قرآن، تحقیقات قرآنی، تراجم وتفاسیر اور ان کے مؤلفین، تعلیمات: قرآنی تصورات/ افکار، تفسیر و تاویل، علم تفسیر ومتعلقہ علوم، قرآن کریم اور اہل کتاب/ غیر مسلمین، قرآن کریم اور تاریخ عالم، قرآن کریم اور تفسیر قرآن کے نادر نسخے، قرآن کریم اور اردو ادب، قرآن کریم اور سائنس، قرآن کریم اور سماجی علوم، قرآن کریم اور سیرت نبوی، قرآن کریم اور مستشرقین، قرآن کریم اور عربی ادبیات، قرآن کریم کا تعارف، قرآن وحدیث/ متعلقہ مباحث، قرآنی کتب کا تعارف اور تبصرہ، مفردات القرآن، متفرقات۔

دیگر رسائل کے مقابلہ میں معارف کے قرآنی مقالات اس لحاظ سے ممتاز ہیں کہ اس میں قرآن کے حوالہ سے سائنسی مقالات کافی شائع ہوئے ہیں۔ڈاکٹر ابوسفیان اصلاحی کے اشاریہ کے مطابق قرآن کے حوالہ سے سائنسی موضوعات پر تقریبا اکیاسی مضامین شائع ہوئے ہیں۔جن میں سے معارف میں شائع ہونے والے مضامین کی تعداد تقریبا بیس ہے۔گویا سائنسی موضوعات پر شائع ہونے مقالات قرآنی کا پچیس فیصد حصہ معارف میں شائع ہوا ہے اور باقیماندہ ۷۵ فیصد میں اشاریہ میں مذکور ۳۲ رسائل میں شائع ہوا ہے۔

نظام القرآن، سرائے میر، اعظم گڑھ:

یہ رسالہ مدرسۃ الاصلاح کا علمی ترجمان ہے جس میں قرآنی مقالات کے علاوہ دیگر موضوعات پر بھی گراں قدر مقالات چھپتے ہیں۔اس رسالہ کا اجراء اپریل ۲۰۰۰ء میں کیا گیا تھا جس کا سلسلہ آج تک جاری ہے۔یہ رسالہ دراصل ''الاصلاح'' کا نیا قالب ہے۔اس رسالہ کا دائرہ کار متعین کرتے ہوئے مدیر رسالہ رقم طراز ہیں:

''یہ رسالہ سہ ماہی ہوگا۔اس کے ذریعہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کو بہتر اسلوب اور محکم دلائل کے ساتھ پیش کیا جائے گا۔نبی کریم ﷺ، صحابہ کرام، تابعین عظام اور سلف صالحین کی سیرت پر مضامین ہوں گے تاکہ ان کے اسوے امت کے لیے چراغ راہ ہوں، دینی تعلیم کی تربیت واہمیت واضح کی جائے گی۔مدرسہ کے احوال وکوائف سے قوم کو آگاہ کیا جاتا رہے گا۔وقتا فوقتا علامہ فراہی کے افادات بھی شائع کیے جاتے رہیں گے۔نقد ونظر، تبصرہ وتذکرہ بھی رسالے کی زینت بنتے رہیں گے''

(شذرات از محمد ایوب اصلاحی، ج اول، شمارہ اول، ۲۰۰۰ء)

نظام القرآن کی فہرست مقالات پر ایک نگاہ ڈالنے سے یہ اندازہ ہو جاتا ہے کہ اس کے ہر شمارہ میں قرآنیات پر ایک دو مضامین ضرور شائع ہوتے ہیں۔

نظام القرآن میں لکھے جانے والے مقالات ومضامین قرآنی کو حسب ذیل

عناوین میں تقسیم کیا جاسکتا ہے: احکام القرآن، اعجاز القرآن، تاریخ نزول وتدوین قرآن و کتابت قرآن، تحقیقات قرآنی، تراجم وتفاسیر اور ان کے مؤلفین، تفسیر وتاویل، درس قرآن، علم تفسیر ومتعلقہ علوم، قرآن کریم اور سماجی علوم، قرآن کریم اور سیرت نبوی، قرآن کریم اور عربی ادبیات اور قرآنی کتب کا تعارف اور تبصرہ، نظم قرآن۔

مذکورہ بالا تمام رسائل میں شائع ہونے والے قرآنی مقالات ومضامین کے سرسری جائزہ سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ یہ موضوعات عام طور سے قدماء کی کاوشوں کے مطالعہ پر مبنی ہوتے ہیں۔ ان مضامین میں احکام القرآن، اعجاز القرآن، علوم القرآن، تراجم وتفاسیر، تاریخ نزول وتدوین قرآن وکتابت قرآن وغیرہ جیسے موضوعات سے متعلق کتب اور ان کے مؤلفین کا تعارف کرایا جاتا ہے اور اس سرمایہ کی اہمیت وافادیت کو اجاگر کیا جاتا ہے۔ ان جیسے مضامین سے قاری کے علم میں گرانقدر اضافہ ضرور ہوتا ہے اور قرآن کے حوالہ سے بعض نئے مباحث سے استفادہ کا موقع ملتا ہے۔

رسائل ومجلّات میں شائع ہونے والے قرآنی مضامین کی دوسری قسم وہ ہے جس میں قاری کو شخصیات وتصنیفات کے تعارف کے علاوہ کسی اور قرآنی موضوع سے متعارف کرایا جاتا ہے جیسے قرآن کریم اور اہل کتاب/ غیر مسلمین، قرآن کریم اور تاریخ عالم، قرآن و حدیث وغیرہ۔ ان جیسے موضوعات پر لکھے جانے والے مضامین ومقالات سے بھی معلومات میں اضافہ ہوتا ہے اور قرآن کے حوالے سے بعض نئے مباحث سے استفادہ کا موقع ملتا ہے۔

رسائل ومجلّات میں شائع ہونے والے مقالات قرآنی کی تیسری قسم ان مضامین ومقالات کو قرار دیا جاسکتا ہے جن میں مقالہ نگار نے قرآن کے کسی نئے پہلو پر، موجودہ زمانہ کے تناظر میں، قلم اٹھایا ہے جیسے قرآن کے سماجی، سیاسی، معاشرتی، اقتصادی، سائنسی اور ان جیسے دیگر جدید علوم وفنون کے مباحث۔ لیکن یہاں اس بات کا اعتراف کیے بغیر چارہ نہیں ہے کہ ان جیسے موضوعات پر لکھے جانے والے مقالات کی تعداد نسبتاً بہت کم ہے۔

نتائج بحث:

☆ ''قرآنی علوم وافکار'' کے حوالہ سے اردو رسائل ومجلّات میں محفوظ سرمایہ قابل قدر وقابل استفادہ ہے۔

☆ قرآن کے حوالہ سے اردو رسائل کو چار زمروں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ پہلے زمرہ میں وہ رسائل ومجلّات آئیں گے جو صرف قرآنی مباحث کو اپنے صفحات میں جگہ دیتے ہیں۔ اس زمرہ میں میری اپنی معلومات کی حد تک صرف ادارۂ علوم القرآن، علی گڑھ سے شائع ہونے والا مجلّہ ''علوم القرآن'' ہی آتا ہے۔

دوسرے زمرہ میں وہ رسائل آتے ہیں جن میں اکثر بیشتر قرآنی مضامین و مقالات شائع ہوتے رہتے ہیں۔ اس زمرہ میں متعدد رسائل آتے ہیں جن کا ذکر اوپر کیا جاچکا ہے۔

تیسرے زمرہ میں وہ مجلّات شامل کیے جاسکتے ہیں جن میں قرآن کے موضوع پر کبھی کبھار کوئی تحریر شائع ہوجاتی ہے لیکن ان رسائل کے کچھ صفحات درس قرآن، تفسیر قرآن یا قرآن سے ماخوذ کسی نہ کسی امر/تعلیم وغیرہ کو پیش کرنے کے لیے مختص ہوتے ہیں۔

چوتھے زمرہ میں وہ رسائل ومجلّات شامل کیے جاسکتے ہیں جن کے قرآن نمبر یا قرآن سے متعلق خصوصی اشاعتیں شائع ہوئی ہیں۔

☆ اردو رسائل ومجلّات میں شائع ہونے والے قرآنی مقالات ومضامین کا مجموعی تناسب پانچ فیصد سے زیادہ نہیں ہے۔

☆ تناسب فیصد کے اعتبار سے علوم القرآن، علی گڑھ کو پہلا مقام حاصل ہے کہ اس میں سو فیصد قرآن سے متعلق مباحث شائع ہوتے ہیں۔ دوسرے نمبر پر حکمت قرآن، لاہور ہے جس کے مضامین قرآنی کا مجموعی تناسب تقریباً چالیس فیصد ہے اور اگر اس کے مستقل عناوین کو چھوڑ کر بھی تناسب نکالا جائے تو بھی وہ پندرہ فیصد ہوگا۔ تیسرا

مقام معارف کو حاصل ہے کہ اس میں شائع ہونے مقالات ومضامین قرآن کا تناسب تقریباً پندرہ فیصد ہے۔اس کے بعد برہان، ترجمان القرآن، نظام القرآن اور دیگر رسائل کا نمبر آتا ہے۔

☆ مذکورہ بالا رسائل میں شائع ہونے مقالات ومضامین قرآنی میں اچھا خاصا تنوع پایا جاتا ہے جن کے مطالعہ سے قاری قرآنی علوم و افکار کے مختلف پہلوؤں سے واقف ہوتا ہے اور اپنی قرآنی معلومات میں اضافہ کر لیتا ہے۔

☆ مذکورہ بالا اکثر رسائل میں شائع ہونے مضامین ومقالات کا تعلق زیادہ تر تحقیقات قرآنی، تراجم وتفاسیر اور ان کے مؤلفین، قرآنی تعلیمات، قرآنی تصورات/ افکار، تفسیر وتاویل، علم تفسیر ومتعلقہ علوم اور قرآن وحدیث کے باہمی ربط سے ہے۔قرآن کریم اور اہل کتاب/ غیر مسلمین، قرآن کریم اور تاریخ عالم، قرآن کریم اور دیگر آسمانی کتب، قرآن کریم اور سائنس، قرآن کریم اور عربی ادبیات، جیسے موضوعات پر کم لکھا گیا ہے جب کہ قرآن کریم اور تفسیر قرآن کے نادر نسخے، قرآن کریم اور سماجی علوم، مفردات القرآن جیسے موضوعات پر بہت ہی کم لکھا گیا ہے۔علم قرأت وتجوید پر سب سے کم مضامین شائع ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مختلف ذرائع سے قرآنی علوم وافکار کی اشاعت کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆